www.KitaboSunnat.com

فکر و نظر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چیچنیا (شیشان) کا جہادِ آزادی

روس نے اپنی روایتی مُسلم دشمنی کا ثبوت دیتے ہوئے افغانستان کی تباہی اور بوسنیا میں شرمناک کردار ادا کرنے کے بعد بالآخر آزادی کا اعلان کرنے والی مسلمان ریاست جمہوریہ چیچنیا جسے مقامی زبان میں "چیچنیا" کہتے ہیں، پر فوجی چڑھائی کر کے مسلح جارحیت کا ارتکاب کیا ہے۔ اس سے قبل وہ سابقہ سوویت یونین سے آزاد ہونے والی دیگر مسلم ریاستوں، خصوصاً تاجکستان میں حتی المقدور فوجی مداخلت کرتا رہا ہے۔ رشین فیڈریشن کی دیگر ریاستوں کے سامنے بے بس ہو کر اس نے انتقامی کارروائی کے لئے چیچنیا کا انتخاب کیا اور انسانی حقوق اور حق خود ارادیت کے اعلیٰ و ارفع اصولوں کو پامال کرتے ہوئے "آئین کی بحالی" کے نام پر اس نومولود ریاست پر آتش و آہن کی بارش کر دی۔ ہوائی اڈے اور طیاروں کو تباہ کرنے کے علاوہ شہری آبادیوں پر بے دریغ بمباری کر کے بھاری جانی اور مالی نقصان پہنچایا گیا۔ روسی افواج جس طرح قتل و غارت گری کا بازار گرم کرتے ہوئے چیچنیا میں داخل ہوئی ہیں، وہ ظلم و بربریت کی بدترین مثال ہے۔ وہ اپنی کارروائی جلد از جلد مکمل کرنا چاہتی ہیں تاکہ عالمی ضمیر جاگنے سے پہلے یہاں روس کا قبضہ ہو جائے۔ عالمی سطح پر جو ابتدائی ردعمل سامنے آیا، اس سے دوہرے معیار اور دوغلی پالیسیوں کا اظہار ہوتا ہے۔ یورپ کے بعض ممالک، امریکی نائب صدر الگور اور ان کے ایک ترجمان نے اسے روس کا اندرونی معاملہ قرار دے کر مطلوبہ مقاصد کم سے کم وقت میں حاصل کرنے کا عندیہ دیا ہے۔ خود اسلامی ممالک کے مجبور و بے بس سربراہوں نے کاسابلانکا کانفرنس میں اس معاملہ پر خاموشی اختیار کر کے بے حسی کا ثبوت دیا ہے۔ اس مظلوم ریاست کے باشندوں کی خصوصی فریاد صرف اللہ تعالیٰ کی ذات سے ہے تاکہ وہ اپنی رحمت سے ان کے لئے حامی و ناصر اور مددگار مہیا کرے اور انہیں ظالموں کے شکنجہ سے نجات دلائے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوجی حملہ کا حکم دینے کے بعد روسی صدر بورس یلسن ناک کے اپریشن کے لئے ہسپتال میں داخل ہو گئے تاکہ وہ ہونے والی قتل وغارت گری سے اپنی لاعلمی کا بہانہ کر سکیں۔ اس سے قبل وہ چیچنیا کے صدر جعفر دادایوف کا تختہ اُلٹنے کی سازشیں پروان چڑھاتے رہے جو کامیاب نہ ہو سکیں۔ پچاس سالہ صدر جعفر دادایوف سابقہ پائلٹ ہیں جو ماسکو کی یوری گاگرین ایئر فورس اکیڈمی میں زیر تربیت رہے اور بعد میں روسی مسلح افواج میں جنرل کے عہدہ تک پہنچے۔ وہ ماضی میں کراٹے کے چیمپئن رہے ہیں۔ ان کی تین بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ جس پامردی اور استقلال سے انہوں نے روسی جارحیت کا مقابلہ کیا، اپنی مثال آپ ہے۔ ان پر متعدد قاتلانہ حملے ہوئے، مسلح بغاوت کی ناکام کوششیں ہوئیں، روس کے ایماء پر عمراتر خانوف کی قیادت میں ان کا تختہ اُلٹنے کی سازش ہوئی۔ آخرکار تمام اخلاقی حدود وقیود کو بالائے طاق رکھ کر روسی قیامت نے اس چھوٹی سی ریاست کو ہر قیمت پر فوجی قوت کے ذریعہ کچلنے کا فیصلہ کر لیا۔ حملہ کے بعد دارالحکومت گروزنی کے باشندوں کو شہر چھوڑنے اور عالمی نشریاتی اداروں کے نمائندوں کو وہاں سے نکل جانے کا حکم دے دیا۔

چیچنیا کے مسلمانوں کو عظیم گوریلا لیڈر امام شامل ؒ کی زیر سرکردگی جہاد کرنے کا شرف حاصل رہا ہے۔ کاکیشیا کا یہ خطہ زار روس نے ۱۸۵۹ء میں روس میں شامل کیا تھا۔ اس کے حصول کے لئے روسیوں کو ڈیڑھ سو سال تک جنگ لڑنا پڑی۔ ۱۹۴۳ء میں جنگ عظیم دوم کے دوران جب جرمن فوجیں یہاں کے دارالخلافہ گروزنی کے قریب پہنچیں تو وہاں کے باشندوں نے روسی ڈکٹیٹر سٹالن کے خلاف بغاوت کر دی۔ اس طرح جرمن افواج نے چیچنیا کے مغربی حصہ پر قبضہ کر لیا۔ ۱۹۹۱ء میں علیحدگی کے اعلان کے ایک سال بعد اس ریاست کا ایک حصہ انگشتیا کے نام سے روسی فیڈریشن میں شامل ہو گیا۔ لیکن چیچنیا کی حکومت اور عوام نے آزادی کا علم سربلند رکھا۔ خود روسی رائے عامہ چیچنیا پر فوجی حملہ کے خلاف گہرے جذبات رکھتی ہے۔ ایک روسی جرنیل نے گروزنی شہر پر بمباری سے انکار کرتے ہوئے سول آبادیوں پر فوجی یلغار کو غیر آئینی قرار دیا، جبکہ روسی افواج کے اول نائب کمانڈر انچیف جنرل ایڈورڈ ربوف نے احتجاجاً استعفیٰ دے دیا۔ مزید چھ اعلیٰ افسران کو احکامات کی خلاف ورزی پر برطرف کر دیا گیا۔ صدر یلسن نے چیچنیا کے عوام کو پیش کش کی کہ اگر وہ آزادی کا مطالبہ ترک کر کے ہتھیار ڈال دیں تو انہیں معاف کر کے شہری آزادیاں بحال کر دی جائیں گی اور انہیں آئینی حقوق دے کر فیصلہ عوام کے حق خود ارادیت کے مطابق کیا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے گا۔ اس طرح انہوں نے آزادی کے سوال پر استصوابِ رائے یا ریفرنڈم کے امکان کی طرف اشارہ کیا ہے۔ لیکن اس اعلان کے ساتھ ساتھ روس نے شہری آبادیوں پر کلسٹر بموں اور دیگر مہلک ہتھیاروں کے ذریعہ حملے جاری رکھے۔ اُدھر روسی پارلیمنٹ نے ایک قرارداد منظور کر لی جس میں مطالبہ کیا گیا کہ شیشان کے خلاف فوجی آپریشن بند کیا جائے۔ ارکان پارلیمنٹ نے فیصلہ کیا کہ وہ اس قرارداد کی نقول لے کر خود فوجی کمانڈروں کے پاس جائیں گے۔ وسطِ ایشیاء کی دیگر مسلمان ریاستیں اس جارحیت پر زیادہ عرصہ خاموش نہیں رہیں گی اور مستقبل میں روس کو ردِ عمل کے طور پر بھاری قیمت ادا کرنا ہو گی۔ ایک ایسی تہذیب کو جس کی تعمیر میں چودہ صدیاں صرف ہوئی ہوں، طاقت کے ذریعہ نہیں مٹایا جا سکتا۔ چیچنیا کے مذہبی اور ثقافتی رشتے صرف وسط ایشیاء سے نہیں، بلکہ پورے عالم اسلام سے ہیں۔ دنیا کے کروڑوں مسلمان اس کی آزادی اور سلامتی کے لئے دعاگو ہیں۔ پاکستان کی جانب سے حمایت پر وہاں کے مفتی اعظم ابراہیم بن اوہم نے شکریہ ادا کیا ہے۔ چیچنیا کے صدر جعفر دادایوف نے خطہ کے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ روس کے خلاف جہاد میں ان کا ساتھ دیں۔ وزیر خارجہ یوسف شمس الدین نے پاکستان کی جماعت اسلامی کے امیر کو ایک خط میں تحریر کیا کہ

> "روسی استعمار سو فی صد مسلم آبادی پر مشتمل ہماری ریاست کو اپنی بدترین دہشت گردی کا نشانہ بنا رہا ہے۔ جہازوں اور ٹینکوں سمیت جدید ترین اسلحہ سے لیس پانچ لاکھ سے زائد روسی افواج نے چیچنیا کی تمام اہم تنصیبات کو گھیرے میں لے رکھا ہے۔ تمام سڑکوں پر قبضہ کر کے آمدورفت کے راستے بند کر دیئے گئے ہیں۔ ریاست کی عام آبادی نے اس ظلم کے خلاف آواز بلند کی ہے مگر ان کے احتجاج کو بندوق کے زور پر ختم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ہم مذہب، زبان، تہذیب، تمدن اور تاریخ، ہر اعتبار سے روس سے الگ ریاست ہیں مگر روس یہاں غاصبانہ قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ گذشتہ کئی صدیوں سے ہم نے بے شمار قربانیاں دے کر اپنے مذہب اسلام کو زندہ رکھا ہے۔ ہمیں اپنی قربانیوں اور مذہب پر فخر ہے۔ ہمیں توقع ہے کہ آزمائش کی اس گھڑی میں پوری ملتِ اسلامیہ ہماری پشت پر ہو گی اور دشمن کی جارحیت کے مقابلہ میں اپنے مسلمان بھائیوں کو ہر ممکن مدد فراہم کرے گی۔"

تیل کی دولت سے مالا مال یہ ریاست ماضی میں بھی جارحیت کا شکار رہی ہے۔ سولہویں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدی عیسوی کے بعد سے چیچنیا اور وسط ایشیاء کی دیگر مسلم ریاستوں کو روسی فتوحات کی وجہ سے جبر کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کٹھن دور میں وہاں کے باشندوں نے تصوف کا سہارا لے کر اپنا جہاد جاری رکھا۔ زار روس کے زمانے میں مسلمان ریاستوں میں زبردست قتل و غارت گری کی گئی۔ بہت سے مسلمانوں کو وہاں سے ہجرت پر مجبور کر دیا گیا، جنہوں نے خلافتِ عثمانیہ میں پناہ لی۔ باقی ماندہ آبادی کو عیسائی بنانے کی مذموم کوششیں جاری رہیں۔

انقلابِ روس کے بعد سرکاری طور پر تمام شہریوں کو برابر قرار دیتے ہوئے مذہبی اقدار کو ختم کر دیا گیا۔ دیگر ریاستوں کے مقابلہ میں روس کو بڑا بھائی تسلیم کر کے اسے ثقافت کا معیار بنا کر پیش کیا گیا۔ علاقائی قومیتوں کو پروان چڑھایا گیا۔ مذہب کو پرائیویٹ معاملہ قرار دیا گیا۔ سب سے بڑا ادارہ کمیونسٹ پارٹی تھی جسے قومیوں پر بھی بالادستی حاصل تھی۔ مسلمانوں کی نسل کشی کے علاوہ انہیں روسی کلچر میں ضم کرنے کے لئے بڑے پیمانے پر اقدامات کئے گئے۔ بطورِ ملت ان کا تشخص ختم کرنے کے لئے سٹالن نے ۱۹۲۴ء میں وسط ایشیاء کو قومی اور لسانی بنیادوں پر نئی انتظامی حیثیت دیتے ہوئے اسے ازبک، ترکمان، تاجک، کرغیز، قزاق اور کراکل پاک کے نام سے چھ ریاستوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ مذہب اسلام کو نابود کرنے کے لئے سوویت یونین میں سب سے بڑی مہم کا آغاز ۱۹۲۸ء میں ہوا۔ اس سے قبل عیسائیت کی بیخ کنی شروع ہو چکی تھی۔ بالشویک دانشوروں کا موقف یہ تھا کہ مسلمانوں اور دیگر استحصالی دور کی یادگار کی صورت میں پائے جانے والے اوہام، جو انہیں تعمیری کاموں سے روکتے ہیں، کو یکسر ختم کر دیا جائے۔ ان کے نزدیک مذہب عوام کے لئے افیون کی حیثیت رکھتا تھا، جو انہیں استحصالی طبقوں کے خلاف صف آراء ہونے سے روکتا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ مذہب ایک مسحور کن، اغلاط سے پُر، غیر سائنسی شے ہے، جو انسانوں کو جنت کے نام پر کسی اور دنیا کے خواب دکھاتا ہے، جبکہ کیمونزم خود دنیا کو جنت بنانے کا داعی ہے۔ اس فلسفہ میں مذہب کے لئے کوئی گنجائش نہیں۔ یہ پارٹی کے پروگرام سے کوئی مطابقت نہیں رکھتا۔ لہٰذا اس کے خلاف اعلانِ جنگ کرنا اور اسے شکست دینا انتہائی ضروری ہے۔ نام نہاد دانشوروں کے اس قسم کے دلائل پر مبنی مضامین سرکاری رسائل "سائنس اور مذہب" اور "سائنسی الحاد کے مسائل" میں شائع کئے جاتے تھے۔ اسلام کے خلاف یہ الزام بھی تھا کہ یہ ایک اجنبی، بدیسی مذہب ہے جسے عرب، ایرانی، ترک اور دیگر حملہ آور وسط ایشیا اور کاکیشیا تک لائے تھے۔ نیز یہ کہ اسلام قدامت پرست ہے۔ بزرگوں کا ادب سکھا کر ان کی بالادستی قائم کرتا ہے۔ عورتوں کو ان کا جائز مقام نہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتا۔ اپنے پیروکاروں کو بنیاد پرستی اور کٹرپن سکھاتا ہے۔ کافر اور مسلمان کے درمیان فرق پیدا کر کے سوویت عوام کے درمیان دوستی کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اسلامی رسوم و رواج مثلاً بچوں کے ختنے کرانے اور رمضان کے روزے رکھنے کو پرانی یادگار، ظالمانہ، فرسودہ اور صحت کے لئے مضر بتایا گیا۔ اسلامی ثقافت اور اخلاقیات کو جمود کا شکار گردان کر اسے روسی ثقافت اور اخلاقیات کے راستہ میں رکاوٹ سے تعبیر کیا گیا۔ مذہب دشمن پراپیگنڈہ کرنا ہر روسی کی اخلاقی ذمہ داری قرار پایا۔ اخبارات و رسائل، فلم، تھیٹر، نمائشوں، عجائب گھروں، ٹیلی ویژن اور ریڈیو کے ذریعے مذہب کو مطعون کرنے کا لامتناہی سلسلہ شروع ہوا۔ مسلم اوقاف پر زبردستی قبضہ کا سلسلہ ۱۹۳۰ء میں مکمل کر لیا گیا تاکہ مسلمان علماء کی معاشی قوت ختم ہو کر رہ جائے۔ اسلامی شریعت کو سبوتاژ کرنے کے لئے روایتی مسلم عدالتوں کا خاتمہ کر دیا گیا۔ مرد عورت کو برابری کی بنیاد پر زندگی گزارنے کا حکم دیتے ہوئے تعددِ ازدواج سے منع کر دیا گیا۔ مسلمان لڑکیوں کی جلد شادی اور پردے کا رواج ختم کر دیا گیا۔ لیکن یہ سب کچھ ختم کرنے کے باوجود روسی معاشرہ میں عورت کا استحصال جاری رہا اور اس نے نئی شکلیں اختیار کر لیں۔ نئے کلچر نے عوام کو سکھ پہنچانے کی بجائے پہلے سے زیادہ گھمبیر مسائل میں اُلجھا دیا۔

مذہب اور الحاد کی اس کھلی جنگ کو طویل بنیادوں پر لڑنے کے لئے مسلمانوں نے تین طرح کے رویے اختیار کئے۔ سب سے پہلا طریقہ جہاد کا تھا جسے صوفیاء کی سرکردگی میں جاری رکھا گیا۔ دوسرا رویہ مارکسزم اور دیگر باطل نظریات کو دلائل کی بنیاد پر شکست دینے کا تھا۔ تیسرے رویہ میں کفر کے ساتھ عارضی طور پر مدد، تعاون پر مبنی پالیسی کے ذریعہ اپنی بقاء کو ممکن بنایا گیا۔

صوفیاء کا جہاد اشتراکی انقلاب سے بھی پہلے سے جاری تھا۔ چیچنیا کی گوریلا جنگ، بسماچی تحریک اور چیچنیا کی ۴۲-۱۹۴۱ء کی بغاوت مشہور واقعات ہیں۔ یہ جہاد زیادہ تر نقشبندی سلسلہ اور کسی حد تک قادری سلسلہ کے پیروکاروں نے لڑا۔ مخدوش حالات میں انہوں نے اپنے وابستگان کو زیر زمین چلے جانے اور اپنے علوم اور روایات کو چھپ کر جاری رکھنے پر زور دیا جس پر سوویت روس کے خاتمہ تک عمل ہوتا رہا۔ قرآن کریم اور عربی زبان کی تعلیم محدود پیمانے پر جاری رہی۔ اس طرح مسلم قومیت کا تحفظ غیر محسوس طور پر کیا گیا۔ اسلامی نام رکھنے، بچوں کے ختنے کرانے اور رمضان کے روزے اہتمام کے ساتھ رکھنے پر عمل ہوتا رہا۔ عید کے تہوار بھی منائے جاتے۔ سیکولر کہلانے کے باوجود مسلمان کمیونسٹ اسلامی شعائر پر عمل کرتے رہے۔ پاکستان کے ایک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معروف تاریخ دان پروفیسر احمد حسن دانی نے یہ دلچسپ واقعہ سنایا کہ سوویت یونین کے آخری ایام میں یونیسکو کے زیر اہتمام ایک تعلیمی پراجیکٹ کے سلسلہ میں وہ وسط ایشیا کے دورے پر گئے۔ ان کی مسلمان گائیڈ نے انہیں اپنے اہل خانہ کے ساتھ کھانے کی دعوت دی اور بتایا کہ ہم اسلامی رسوم پر عمل کرتے ہیں، روزے رکھتے ہیں، عید مناتے ہیں، اس لحاظ سے ہم مسلمان ہیں۔ لیکن چونکہ ہم خدا پر یقین نہیں رکھتے اس لئے ہم کمیونسٹ ہیں۔ یہ بیک وقت عبرتناک اور مضحکہ خیز صورت حال مسلم ریاستوں کی آزادی تک جاری رہی، جس کے بعد وہاں کی مسلم اقوام نے اپنے اصل عقائد کی طرف رجوع کر کے ایک خدا پرست معاشرہ کی بنیادیں رکھنا شروع کر دیں۔

بعض مسلمان کمیونسٹوں نے سوویت حکومت میں رہتے ہوئے اسلامی اور مارکسی تعلیمات کو ایک ساتھ پیش کرنے کا تجربہ کیا، انہوں نے تجدد پسندوں کی راہ کو اپنایا، جو قرآن کی تشریح اپنے نظریات کی روشنی میں کرنا چاہتے تھے۔ مارکسزم کی تشریح بھی انہوں نے اسی انداز میں کی۔ اس طرح اسلامی طریق زندگی کے کچھ گوشوں کو محفوظ رکھنے کی مساعی کی گئیں۔ انہوں نے اسلام کو مکمل طور پر ختم کرنے کی بجائے اسے سیکولر بنیادوں پر اپنایا اور اس کی اخلاقی، معاشرتی اور سیاسی اہمیت کو برقرار رکھا۔ اس سارے عمل میں نئے روسی کلچر کو بالادستی حاصل رہی۔ بعد میں اشتراکی انقلاب دیگر ممالک تک برآمد کرنے کی ضرورت پیش آئی تو یہ محسوس کیا گیا کہ دیگر معاشروں میں پرولتاری جدوجہد میں مقامی علماء کو شامل کرنا بہتر ثابت ہو سکتا ہے۔ اس طرح جزوی طور پر مذہب کا سہارا لینے کا سلسلہ شروع ہوا۔

روسی تسلط تلے دبے ہوئے مسلمانوں کو دنیا نے عرصہ دراز تک فراموش کئے رکھا۔ روسی زبان اور رسمُ الخط کو زبردستی وسط ایشیا کے مسلمانوں پر مسلط کیا گیا اور قرآنی تعلیمات اور عربی رسم الخط کے خاتمہ کی ہر ممکن کوشش ہوئی۔ اشتراکی انقلاب سے کچھ پہلے جب وہاں کے مسلمانوں نے اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کے لئے کام کا آغاز کیا تو انہوں نے عوام کی رہنمائی کے لئے "دنیائے اسلام"، "اسلامک ریویو"، "عوام کی جانب" اور "آوازِ ترکی" کے ناموں سے مختلف رسائل کا اجراء کیا۔ ترکی اور ایران کی تہذیبوں اور زبانوں نے اس خطہ کو بہت متاثر کیا ہے۔ سوویت روس کے آخری ایام میں ایرانی انقلاب نے اس خطہ کو بہت متاثر کیا ہے۔ سوویت روس کے آخری ایام میں ایرانی انقلاب کے بانی آیتُ اللہ خمینی نے روس کے صدر میخائل گورباچوف کو ایک تفصیلی خط لکھا جس میں مارکسزم کو ترک کر کے اسلامی تہذیب و ثقافت اپنانے پر زور دیا گیا تھا، اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کو مستقبل کے واحد نجات دھندہ نظریہ کے طور پر پیش کیا گیا تھا۔ اس جرأت مندانہ اقدام سے دنیا کی توجہ ایک نئی آئیڈیالوجی کی طرف مبذول ہوئی۔ اس خط کو نوشتہ دیوار کی حیثیت حاصل ہے جس میں زوال پذیر سلطنت کے حکمرانوں کو تنبیہہ کی گئی تھی کہ وہ صرف اسلام کو بالاتر نظریہ کے طور پر اپنا کر اپنے بکھرتے ہوئے وجود کو سلامت رکھ سکتے ہیں۔ روس میں ایرانی انقلاب کو اس لئے کچھ پذیرائی حاصل ہوئی کہ یہ مستکبرینِ جہاں کے خلاف مستضعفین کی جدوجہد کی نمائندگی کر رہا تھا۔ البتہ ساٹھ سالہ روسی تسلط کے دوران چیچنیا اور دیگر مسلم ریاستوں میں شیعہ، سُنّی کا اختلاف تقریباً دم توڑ چکا تھا جو ایک مثبت علامت تھی۔

خروشیف کے بعد اقتدار سنبھالنے والے حکمرانوں نے سخت آہنی پردہ سرکانا شروع کیا تو بیرونی دنیا سے وہاں کے مسلمانوں کے روابط پیدا ہوئے۔ اس نرمی کا بڑا مقصد دنیا کو سوشلزم کی برکات اور نتائج سے روشناس کرانا تھا۔ روس نے یہ تاثر بھی دینے کی کوشش کی کہ چیچنیا سمیت روسی مسلمان ریاستوں میں معاشی خوشحالی کے علاوہ آزادی کا دور دورہ ہے۔ اس طرح اسلامی دنیا کے دل میں روس کے لئے نرم گوشہ پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ کانفرنسوں کا انعقاد شروع ہوا اور باہر سے کئی وفود منگوائے گئے۔ روس کے مسلمان مفتیوں کو بیرونی دوروں پر بھیجا گیا۔ ذرائع ابلاغ سے اس ضمن میں خصوصی پروپیگنڈا کیا گیا۔ تاشقند کے مفتی ضیاء الدین بابا خانوف کی دعوت پر بیرونی وفود روس کے دورے پر گئے۔ سرکاری استقبال کے بعد انہیں دو بڑے مدرسوں. میر عرب، اور ''امام اسمٰعیل بخاری'' کی سیر کرائی گئی۔ انہیں سمرقند اور باکو بھی لے جایا گیا۔ ۱۹۷۴ء میں جمعیت علماء اسلام پاکستان، ینگ مسلم سوسائٹی مصر، ۱۹۷۵ء میں صومالیہ، ۱۹۷۶ء میں افغانستان اور ۱۹۷۸ء میں ترکی، پاکستانی اور اُردنی علماء دورے پر آئے جبکہ وسط ایشیا کے علماء نے مراکش، شمالی یمن، عراق، اردن اور مصر کا دورہ کیا۔ الازھر یونیورسٹی کو خصوصی اہمیت دی گئی۔ ۱۹۷۵ء میں مکہ میں منعقد ہونے والی مساجد کانفرنس میں بابا خانوف کا استقبال شاہ خالد نے کیا۔ اس سال بھارت (لکھنؤ) صومالیہ اور موریطانیہ کے لئے وفود روانہ ہوئے۔ اگلے سال عیسائی، مسلم کانفرنس طرابلس میں اور اس کے بعد الجزائر، بنگلہ دیش، پاکستان (کراچی)، نائجر، مالی، سینگال، ترکی (استنبول) میں منعقد ہونے والی کانفرنسوں میں وفود بھیجے گئے۔

افغانستان میں مداخلت کے ساتھ ہی روس کا زوال شروع ہو گیا۔ وہ چاہتا تھا کہ افغانستان میں جلد از جلد کامیابی حاصل کر کے وسط ایشیا کے حوالہ سے اپنے وفاق کو مضبوط بنائے۔ لیکن وہ جنگ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ایسا اُلجھا کہ اس کے لئے جانبر ہونا ممکن نہ ہو سکا۔ دس سالہ جنگ میں سوویت یونین کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی۔ مشرقی یورپ آزاد ہو گیا۔ دیوارِ برلن ٹوٹ گئی۔ بیسویں صدی کا عظیم معجزہ اہل اسلام کی قربانیوں کے نتیجہ میں رونما ہوا۔ وسط ایشیا کی آزادی کے بعد اسے پاکستان سے دور رکھنے کے لئے افغانستان میں طویل خانہ جنگی کو جنم دیا گیا۔ تاجکستان کو دوبارہ سیکولر بنانے کی کوشش ہوئی اور آخر کار چیچنیا کے مسلمانوں کو تباہ کرنے کے منصوبہ پر عمل درآمد شروع کر دیا گیا۔

سابقہ سوویت یونین کی فوج تقریباً ۲۵ فیصد مسلمانوں پر مشتمل تھی۔ اب بھی روسی فوج میں مسلمان اور ان کے ہمدرد موجود ہیں۔ اس لئے چیچنیا پر روسی حملہ اس کے لئے زیادہ مثبت نتائج کا حامل نہیں ہو سکتا۔ چیچنیا اور وسط ایشیا کی مسلم ریاستوں کے باشندے آزادی سے قبل قومیت کی بنیاد پر سوچتے تھے۔ لیکن اب ان کی سوچ قومیت پرستی سے بالاتر ہو چکی ہے اور وہ مسلم اُمّہ کے عظیم دھارے میں شامل ہونے کے لئے بے قرار ہیں۔ لیکن خود مسلم اُمّہ اضمحلال کا شکار ہے اور مختلف ٹکڑوں میں بٹی ہوئی ہے۔ اگرچہ اسلام جغرافیائی حدود و قیود کا پابند نہیں ہے۔ اور اصولی طور پر دنیا بھر میں ایک ہی اسلامی حکومت اور اس کا ایک ہی سربراہ ہو چاہئے تاکہ وہ مسلمانوں کے مسائل مجموعی طور پر حل کرنے کی پوزیشن میں ہو۔ لیکن اغیار کی سازشوں اور اسلام دشمن قوتوں کے ایماء پر ہمارے حکمرانوں نے اسلامی دنیا کو بندر بانٹ کے ذریعہ تقسیم کر کے اسے غیر مؤثر کر رکھا ہے۔ تعداد کے لحاظ سے مسلم ممالک کا گروپ اقوام متحدہ میں سب سے بڑا ہے۔ اس کے باوجود کسی مسلمان ملک کو یا مجموعی طور پر اسلامی گروپ کو سیکورٹی کونسل میں ویٹو کا حق حاصل نہیں ہے۔ بے اختیاری کی اس کیفیت سے نکلنے کے لئے ضروری ہے کہ اجزائے امت آپس میں متفق ہو کر اپنی آواز بلند کریں۔ امتیازی پابندیاں خواہ وہ کسی ایک ملک کی جانب سے ہوں یا اقوام متحدہ کی طرف سے، قبول نہ کی جائیں۔ عراق، ایران، لیبیا اور سوڈان کے خلاف لگائی جانے والی پابندیوں کو توڑ کر اور حقوق انسانی کی پامالی تسلیم نہ کر کے عالمِ اسلام اپنا راستہ خود بنا سکتا ہے۔ چیچنیا کی آزادی اور بقا کا مسئلہ بھی اس اُمر کا متقاضی ہے کہ مسلمان ممالک ایک متفقہ موقف اپنائیں اور اپنے مظلوم بھائیوں کو جبر، غلامی اور ذلت کی زندگی سے نجات دلانے کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔ آزادی کے بعد وہاں کے باشندے اسلامی تشخص کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔ اگر روس انہیں دوبارہ محکوم بنانے میں کامیاب ہو گیا تو اس کا اگلا نشانہ وسط ایشیا کی مسلمان ریاستیں ہوں گی، جہاں وہ پہلے ہی "بگ باس" کی حیثیت حاصل کئے ہوئے ہے۔

(ڈاکٹر محمود الرحمٰن فیصل)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ